

سادھ سنگت

(چند مثالوں کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبہ: 119)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

معزز سامعین! مجھے آج ایک ضرب المثل ”سادھ سنگت“ پر روشنی ڈالنی ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فرمودات میں استعمال فرمایا ہے۔ جیسے آپؑ فرماتے ہیں۔

”كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبہ: 119) بھی اسی واسطے فرمایا گیا ہے۔ سادھ سنگت بھی ایک ضرب المثل ہے۔ پس یہ ضروری بات ہے کہ انسان باوجود علم کے اور باوجود قوت و شوکت کے امام کے پاس ایک سادھ لوح کی طرح پڑا رہے تا اس پر عمدہ رنگت آوے۔ سفید کپڑا اچھا رنگا جاتا ہے اور جس میں اپنی خودی اور علم کا پہلے سے کوئی میل کچیل ہوتا ہے اس پر عمدہ رنگ نہیں چڑھتا۔ صادق کی معیت میں انسان کی عقدہ کشائی ہوتی ہے اور اسے نشانات دئے جاتے ہیں جن سے اس کا جسم منور اور روح تازہ ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 262-263 ایڈیشن 2016ء)

سادھ سنگت ایک ہندی زبان کا محاورہ ہے جس میں سادھ کے معنی ہیں۔ نیک، پارسا اور پرہیزگار جبکہ سنگت کے معانی ہم نشینی، ہم صحبت اور رفاقت و دوستی کے ہیں۔ جسے ہم عرف عام میں صحبتِ صالحین کہہ سکتے ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس محاورہ کے استعمال کے ساتھ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی آیت استعمال فرمائی ہے۔

سامعین! صحبت کے معنی دوستی، ہم جلیسی، ہم نشینی کے کئے جاسکتے ہیں اور اسلامی اصطلاح ”صحابی“ بھی اسی سے مشتق ہے جس کے معنی ساتھی، دوست اور ہم مجلس کے ہیں اور جب ”صحابی رسولؐ“ کہا جاتا ہے تو اس کے معنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق، ساتھی اور صحبت یافتہ کے معنی لئے جاتے ہیں۔ جس نے سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھا ہو اور ہم صحبت رہ کر چند باتیں بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہوں۔ اس ہم نشینی

کے بدلے اور صلے صحابہ، نیک، پارسا، پرہیزگار، نیک چلن اور متقی بنے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار نیک، صالح اور پارسا لوگوں کی صحبت رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جیسے سورۃ توبہ کی آیت 119 جس کی تلاوت میں آغاز پر کر آیا ہوں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سورۃ توبہ ہی کی آیت 71 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں نیز اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہی پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ سورۃ ال عمران آیت 29 میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تاکیداً حکم دیا کہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کی صحبت اختیار نہ کرو۔ ایسا کرنے والے کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔

احادیث میں سرور کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو صحبت صالحین اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک موقع پر نیک اور بُرے ساتھی کی مثال دو اشخاص سے دے کر صحابہ کو اس اہم مضمون کی طرف یوں توجہ دلائی کہ ایک شخص کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا مفت میں خوشبو دے جائے گا۔ اس کی مہک سے توفاندہ اٹھا جائے گا (یہ ذکر الہی کی محافل ہیں) اور بھٹی والے کے قریب بیٹھنے سے کپڑے جل جائیں گے اور اس کا بدبودار دھواں تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلة)

اس حدیث کی تشریح میں دعایتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ہم سب کو کستوری کی خوشبو بانٹنے والا بنائے اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں جو نہ صرف ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہوں بلکہ لوگ بھی ہم سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 398)

سامعین! اب میں صحبت صالحین کے مضمون کو مثالوں سے بیان کرتا ہوں۔ احادیث کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے افاضات سے کچھ آپ حاضرین کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ درخت اور شاخ کے آپس کے تعلق کو صحبت صالحین سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تمہریزی کی طرح ہے۔ چاہیے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 37-38)

آپ اسی مضمون کو ایک اور جگہ خوشبو سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا رہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ رہی جاتی ہے۔ اسی طرح پرصادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُتُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ: 119) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 609 ایڈیشن 1988ء)

پیارے بھائیو! مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اچھی اور بُری صحبت کی بہت عمدہ مثال یوں دی ہے کہ ایک مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور گندگی اور بیماری پھیلاتی ہے جبکہ ایک دوسری مکھی جو شہد کی مکھی کہلاتی ہے وہ پھولوں پر بیٹھتی ہے اور ایک ایسی خوراک تیار کرتی ہے جو شہد کہلاتا ہے اور شِغَاءٌ لِلنَّاسِ ہے۔ دونوں کہلاتی کھیاں ہیں مگر اپنی اپنی صحبت سے وہ کیا مہیا کرتی ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مثل مشہور ہے۔ تخم تاثیر صحبت را اثر۔ اس کے اول جزو (حصہ) پر کلام ہو تو ہو، لیکن دوسرا حصہ ”صحبت را اثر“ ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے چھندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتیٰ کہ غوث و قطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندانوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔ اُن صحیح النسب سیدوں کی جو اولاد اپنا سلسلہ حضرت امام حسینؑ تک پہنچاتے ہیں۔ ہم

نے کر سچن (عیسائی) دیکھی ہے اور بانی اسلام کی نسبت قسم قسم کے الزام (نعوذ باللہ) لگاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبی کے لئے غیرت نہیں رکھتا، تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا؟

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے، تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کے لئے کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔“
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 45)

اصلاح نفس کے لئے دعا اور صحبتِ صالحین کا نسخہ بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔
”دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے اور دوسرا طریق یہ ہے کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ راستبازوں کی صحبت میں رہو تاکہ ان کی صحبت میں رہ کر تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، مینا ہے، دیکھنے والا ہے، سننے والا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو صد ہا نعمتیں دیتا ہے۔“
(ملفوظات جلد ششم صفحہ 62)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ صحبت میں بڑی تاثیر کے متعلق فرماتے ہیں:
”جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا وہ ضرور پئے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے کہ صحبت میں بڑی تاثیر ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت کے ہی رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 505-506)

آپ فرماتے ہیں:
”دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات۔ جیسے ماں، باپ، بھائی، بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صحابہؓ کی جماعت تھی، اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھ دیئے۔ وہ شہداء و مصائب جو ان کو پہنچ رہے تھے، ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی ستر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا، جو آپ لے کر آئے تھے اور پھر دنیا اور اس کی ہر چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 140 ایڈیشن 2016ء)

سامعین! پھر آپ مقررین کی درگاہ میں بیٹھنے والوں کے حوالے سے فرماتے ہیں۔
”یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے مقرب کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالیٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْفَعِي جَلِيْسُهُمْ کی تشریح میں فرماتے ہیں:
”جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریریوں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت اُن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہو گا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھتا

ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص اُن میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں! وہ بھی ان میں سے ہی ہے کیونکہ اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْعُرُوْنَ جَلِيْسُهُمْ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بد نصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دُور رہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 507)

نیک اعمال کے لئے صحبتِ صالحین کے نسخہ کو آپؐ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

”خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی اعمالِ نیک کے واسطے صحبتِ صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 266 ایڈیشن 2016ء)

سامعین! آپؐ صحبتِ صالحین کو مسہل یعنی دست آور دوائی سے تشبیہ دے کر فرماتے ہیں:

”وہ عظیم الشان ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالیٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو ایک ہی ہے کہ انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں خود جنہوں نے اس سے سن لیا ہے کہ وہ ایک قادر مطلق اور عالم الغیب تمام صفات کاملہ سے موصوف خدا ہے۔ ابتداء میں جب انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں جاتا ہے تو اس کی باتیں بالکل انوکھی اور نرالی معلوم ہوتی ہیں وہ بہت کم دل میں جاتی ہیں گو دل اُن کی طرف کھینچی جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اندر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے ان معرفت کی باتوں کی ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے جو کچھ گرد و غبار دل پر بیٹھا ہوتا ہے صادق کی باتیں ان کو دور کر کے اسے جلا دینا چاہتی ہے تا اس میں یقین کی قوت پیدا ہو جیسے جب کبھی کسی آدمی کو مسہل دیا جاتا ہے تو دست آور دوائی پیٹ میں جا کر ایک گر گرہٹ سی پیدا کر دیتی ہے اور تمام موادِ ردیہ اور فاسدہ کو حرکت اور جوش دے کر باہر نکالتی ہیں اسی طرح پر صادق ان ظنّیات کو دور کرنا چاہتا ہے اور سچے علوم اور اعتقادِ صحیح کی معرفت کرانی چاہتا ہے اور وہ باتیں اس دل کو جس نے بہت بڑا زمانہ ایک اور ہی دنیا میں بسر کیا ہوا ہوتا ہے ناگوار اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن آخر سچائی غالب آ جاتی ہے اور باطل پرستی کی قوتیں مرجاتی ہیں اور حق پرستی کی قوتیں نشوونما پانے لگتی ہیں۔ پس میں اس نور کو لے کر آیا ہوں اور دنیا میں قوتِ یقین کو پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس قوت کا پیدا ہونا صرف الفاظ اور باتوں سے نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ ان نشانات سے نشوونما پاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مقتدرانہ طاقت سے صادقوں کے ہاتھ پر ظہور پاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 365-366)

آپؐ ایک موقع پر ماں اور بیٹے کی مثال دے کر فرماتے ہیں۔

”سنو! انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا، جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کر لے اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس لانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک وہ اس متاع کو نہ لے لے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو تو اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو کیونکہ وہ اس بچے کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جاوے تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہو خود الٹا متاثر ہو جاتا ہے اور اوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کر دے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے جائز ہو سکتا ہے کہ ملاقات کم کر دے کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا ہے لیکن جب تک کمزوری ہے وہ خطرناک حالت میں ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 136 ایڈیشن 2016ء)

پیارے بھائیو! زیارتِ صالحین کے لیے سفر کرنا قدیم سے سنتِ سلفِ صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہو گا تو اللہ جلّ شانہ اس سے پوچھے گا کہ فلاں آدمی کی ملاقات کے لیے کبھی تو گیا تھا۔ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہو گئی تھی تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا! بہشت میں داخل ہو۔ میں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608)

سامعین! حضرت اقدس برف کے تودوں پر چل کر صحبت اختیار کرنے کے حوالے سے فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہوگی تو اس اُمت میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے پاس پہنچیں خواہ ان کو برف پر چل کر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے۔ پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سننے کا جو کوئی نشان ظاہر ہو اُسے سوچے گا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 263-264)

آپ مَن كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ كَيْ تَشْرَحَ میں فرماتے ہیں:

”جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کو عزت دیتا اور خود اُن کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے مَن كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اُس کا ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 356)

ایک انگریز نے ایک دفعہ حضورؐ سے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ جو سیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ

”ہمیں اس سے دنیا داری کی بُو آتی ہے۔ اگر اُسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دینی ہے تو اول یہاں (قادیان) آکر رہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316)

صحبت صالحین کو ایک کیمیا قرار دیتے ہوئے آپؐ نے ایک دفعہ کسی بزرگ کا یہ فارسی شعر پڑھا۔

”ہر کہ روشن شد دل و جان و دروں از حضرتش
کیمیا باشد بسر برون دے در صحبتش

یعنی جس کے جان و دل اور باطن خدا کے حضور سے روشن کئے گئے ہیں اُن کی صحبت میں ایک لمحہ گزارنا بھی کیمیا ہے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 485)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے کسی نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ ”سنا ہے کہ آپ کو کیمیا گری آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں آتی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ہم غریب ہیں اور مقروض رہتے ہیں۔ آپ ہمیں بھی بتائیں۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا:

”لوگ اکسیر اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے تھے۔ میرے لیے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے۔ میں نے انکو چھو اتوا بادشاہ بن گیا“

(تاریخ احمدیت جلد سوم)

کسی نے صحبت کے مضمون کو گلاب اور دیگر پھولوں سے تشبیہ دی ہے کہ جہاں پھولوں کی کیاریاں ہوں وہاں سے آنے والی ہوائیں بھی خوشبودار ہو کر گزرتی ہیں اور فضا مہک جاتی ہے۔ یہاں تک کہ گلاب کی پیتیاں جس زمین پر گرتی ہیں وہ زمین بھی گلاب کی خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے۔

سامعین! یہ مضمون اتنا اہم ہے کہ اسے اپنے معاشرے کی تزئین و آرائش اور بہتری کے لئے قوم کے لیڈروں نے خواہ ان کا تعلق مشرکین سے ہو، دہریت سے ہو یا عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر مذاہب سے۔ اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اچھی صحبت اچھے لوگ مہیا کرتی ہے۔

کسی نے کہا ہے کہ

گندم از گندم بروید جو از جو
مکافات عمل غافل مشو

کہ گندم سے گندم اور جو سے جو اُگتے ہیں۔ تو مکافات عمل سے ہرگز غافل نہ ہو۔

اسی مضمون کو ایک انگریزی مثل میں یوں سمویا گیا ہے

“The duty of an apple is to ensure that an apple tree grow out of it”.

سیب کے ذمہ لگایا گیا ہے کہ وہ ممکن بنائے کہ اس کے ذریعہ سیب کے درخت اُگیں گے۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان اپنے ماحول میں دیگر اُٹھنے بیٹھنے والے لوگوں سے ضرور اثر پکڑتا ہے اور باوجود نہ چاہنے کے بھی، اس میں ان لوگوں جیسی حرکات و سکنات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دوستیاں بڑھائیں اور بد زبان اور بد کردار کے حامل انسانوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنے والے پہلے بالکل جاہل اور اخلاق سے عاری تھے مگر آہستہ آہستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ الہی رنگ پکڑ گئے اور ساری دنیا پر اخلاق حسنہ کی تلوار سے حکومت کی۔

آپؐ فرماتے ہیں:

”صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے۔ اُن کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو بات حاصل ہونی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہوگی۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 351)

پنجابی کے معروف صوفی شاعر میاں محمد بخش (مصنف منظوم مجموعہ کلام: سیف الملوک) نے حدیث کا منظوم کلام میں ترجمہ یوں کیا ہے۔

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا پاویں مول نہ لیئے ہلے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے پاویں کُنچ کُنچ بیٹھے چنکاں آن ہزاراں

اسی طرح بے شمار اس حوالے سے ضرب المثل ہیں جیسے صحبت صالح ترا صالح کند مگر وقت مجھے اجازت نہیں دے رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک لوگوں کی صحبت میں رکھے۔ آمین

